اسلامیات

Date:

سی-ایس-ایس 2022

سوال نمبر: 7

پاکستانی معاشرے کی تشکیل جدید اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کیسے ہو گی اس پر بحث کریں؟

جواب:

→ **تعارف:**

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام ایک جامع، منظم اور مربوط نظام حیات پیش کرتا ہے جو زندگی کے ہر لمحے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ رب کائنات کا یہ نظام کامل اور اکمل ہے۔ یہ کسی مخصوص ماحول میں محدود نہیں یہ ایک مطلق انسانی حقیقت ہے جو ہر زمان و مکان کے لیے سازگار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو فطرتِ انسانی کے عین مطابق بنایا ہے اسلام کا پیغام زندگی کے ہر گوشے کے لیے پیغامِ ہدایت ہے اس کا پیغام ہر طرح سے ہمہ گیر اور عالم گیر ہے۔ اسلام معاشرے کی تشکیل کا ایک بہترین اور منفرد نظام مہیا کرتا ہے۔ اسلام ایک ایسا معاشرتی نظام پیش کرتا ہے جو:-

"ہمہ گیر، مصنوعی اختلافات سے پاک، تعصبات و مکروہات سے منزہ، نسل، رنگ، وطن اور زبان کی حدود اور جغرافیائی سرحدوں سے پرے، مساوات، اجتماعی عدل و انصاف اور ایک عالم گیر برادری کی

Date:

بنیاد پر قائم ہو اور ایک فکری، اخلاقی، نیز اصولی معاشرہ ہو جس کے افراد میں باہم ہمدردی، انسانیت اور مساوات کا رشتہ ہو"

اسلامی معاشرتی نظام:

معاشرہ، معاشرت کے لفظ کی ایک صورت ہے جس کے معانی مل جل کر زندگی بسر کرنا ہے۔ جان ایف سوبر معاشرے کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"یہ ایک ایسا انسانی گروہ ہے جو کافی عرصہ سے اکٹھا رہا ہو اور جس کے افراد اپنے آپ کو ایک وحدت میں منظم کریں"

اسلامی معاشرہ ان افراد کے مجموعے کا نام ہے جو ایک خدا، ایک رسول ﷺ اور ایک قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ آخرت اور ملائکہ پر ایمان رکھتے ہوں اور ان کی تہذیب، رہن سہن، حقوق و فرائض سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تابع ہوں۔ "**ڈاکٹر خالد علوی**" اپنی تصنیف "**اسلام کا معاشرتی نظام**" میں اسلام اور جدید معاشرتی نظریات کو بیان کرتے ہوئے اسلام کے معاشرتی اصولوں کو بیان کرتے ہیں۔ جن کی بدولت اسلام کا معاشرتی نظام دنیا کے تمام معاشرتی نظاموں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اسلام کا معاشرتی نظام خیر و اصلاح، طہارت و تقدس، ہمدردی و خیر خواہی اور اعتدال و توازن پر قائم ہے اس نظام میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی بہبود کا پورا انتظام موجود ہے۔

Date:

پاکستانی معاشرے کی تشکیل: جدید اسلامی تعلیمات کی روشنی میں:

پاکستان میں جدید اسلامی معاشرتی نظام قائم کرنے کا مقصد ملک میں اسلامی تعلیم و ترقی، عدل و انصاف، اقتصادی تنظیم، نسل تناسب کا احترام، تعاون و سماجی رابطے اور مشروع الفاق کا نفاذ ہے۔ پاکستان میں اسلامی معاشرت کے قیام کی اہمیت و مقاصد درج ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

اسلامی معاشرتی نظام کے مقاصد:

۱- جذبہ خدمت:

اس نظام کا مقصد افراد میں جذبہ خدمت پیدا کرنا ہے۔ اسلام نے خدمت خلق پر بہت زور دیا ہے جب تک معاشرے کے افراد میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک معاشرہ مستحکم بنیادوں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ قرآن حکیم میں خدمت خلق کے متعلق ارشاد ہے:

"تم بہترین امت ہو جو انسانوں کے فائدے کے لیے پیدا کی گئی"۔

(آل عمران: 110)

حدیث پاک میں نبیﷺ کا ارشاد ہے:

"تم مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم، محبت اور مہربانی میں ایسا دیکھو گے جیسا اگر بدن کا ایک عضو بیمار ہو جائے تو سارا جسم بخار اور بیداری میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی ضروریات پوری کرنے میں لگا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو کسی مسلمان کی تنگی کو دور

Date:

کرے گا تو اللہ اس کے بدلے قیامت میں اس کی تنگی کو دور کرے گا۔"

ان آیات اور احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں خدمتِ خلق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

2۔ مادی ضروریات کی فراہمی:

اسلامی معاشرے کا دوسرا مقصد افراد کی مادی ضروریات پوری کرنا ہے۔ اسلامی معاشرہ چونکہ افراد کی تمام مادی ضروریات کو جائز و حلال طریقے سے پورا کرنے کا پابند ہے اس میں خوراک، لباس، رہائش، تعلیم، علاج اور نکاح جیسی ضروریات بطریقِ احسن پوری کی جاتی ہیں۔ اس لیے پاکستان میں اسلامی نظامِ معاشرت کو قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

3۔ امن و امان کا قیام:

اسلامی معاشرے کا اہم ترین مقصد امن و امان کو قائم کرنا ہے جب تک افراد معاشرے میں امن و محبت سے ساتھ زندگی بسر نہیں کرتے اس وقت تک معاشرہ حقیقی معنوں میں انسانی معاشرہ کہلانے کا مستحق نہیں۔ معاشرہ کا نصب العین ہی امن کا قیام اور باہمی محبت کی فضا قائم کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ"

(القرآن)

رسول ﷺ نے فرمایا:

"تمہاری جانیں اور تمہاری آبروئیں اور تمہارا

Date:

مال ایسی حرمت رکھتا ہے جیسے آج کا یوم حج
یہ مہینہ (ماہ حج) اور یہ مقام (میدانِ عرفات) کی
حرمت ہے"

مندرجہ بالا تعلیمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی نظام ہی انسانی معاشرے کے مقاصد کو حاصل کرتا ہے فرد اور معاشرہ لحاظ اور رفتار سے ارتقا کی منزلیں طے کرتا ہے اور اپنے منطقی عروج کو پہنچتا ہے۔ اس کے بغیر مقصدِ تخلیقِ انسانی حاصل نہیں ہو سکتا۔

پاکستان میں اسلامی معاشرت کی بنیاد:

پاکستان میں اسلامی معاشرے کا قیام درج ذیل بنیادوں پر قائم ہونا چاہیے۔

۱۔ توحید کی جھلک:

اسلامی معاشرہ خالص توحید کی جھلک ہوتا ہے وہ ایک خدا کو مانتا ہے اور اسی کے آگے جھک جاتا ہے اسی پر امیدیں قائم کی جاتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"پکارنے والے کو پکار کا جواب دیتا ہوں جب مجھے کوئی پکارے"۔
(القرآن)

۲۔ وحدتِ نسلِ انسانی:

پاکستان میں اسلامی معاشرے کی تشکیل کی بنیاد اسی چیز پر قائم ہے۔ اسلامی معاشرہ وحدت نسل انسانی کے تصور پر مبنی ہوتا ہے وہ انسانوں کے درمیان عارضی تفریق کا قائل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان

Date:

دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم خدا سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو"

(القرآن)

حدیث مبارکہ میں رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی برتری نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے"

۳- امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

اسلامی معاشرہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سنہری اصول کو اپنائے ہوئے ہے۔ پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر اس نفاذ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی معاشرے کے افراد لوگوں کو اچھے کاموں کی طرف دعوت دیتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہو تم بھلائی کی طرف بلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو"

(القرآن)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تمہیں نیکی کی ضرور ہدایت کرنا ہوگی اور برائی سے ضرور روکنا ہوگا ورنہ عین ممکن ہے اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے پھر تم اسے پکارو گے اور تمہیں جواب نہ آئے گا"

(الترمذی)

Date:

۴۔ عالمگیر معاشرہ:

اسلامی معاشرہ گھر سے شروع ہوتا ہے اور عالمگیر سطح تک چلا جاتا ہے ہر کلمہ گو ہر درس کا رکن ہوتا ہے یہاں مشرق و مغرب کالے گورے کی تمیز نہیں ہوتی ان سب کو **انما المؤمنون اخوۃ** کی لڑی میں پرو دیا ہے آخری حج کے موقع پر نبی نے فرمایا:

"ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ سب اہل اسلام ایک برادری ہیں"

۵۔ عدل:

پاکستان میں عدل و انصاف کے نظام میں اسلامی اصولوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ایک صحت مندانہ معاشرے کا قیام تب ہی ممکن ہے جب اس معاشرے میں عدل و انصاف کا نظام بہتر ہو۔ حضورؐ کے عدل و انصاف کا یہ عالم تھا کہ غیر مسلم یعنی یہودی، عیسائی، مشرک اور منافق تک اپنے مقدمات حضورؐ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ خلافت راشدہ اور پوری اسلامی تاریخ عدل کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"اگر میری بیٹی بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ بھی کٹوا دیتا"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور انصاف احسان کرنے کا حکم دیتا ہے"

(القرآن)

۶۔ رواداری اور وسعت نظری:

اسلامی معاشرہ میں رواداری اور وسعت نظری پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہر مذہب اور ہر فرقے کو اپنے اپنے عقائد کے مطابق تحریر، تقریر، تبلیغ اور عبادت کی آزادی حاصل

Date:

ہوتی ہے۔ تاریخِ اسلام شاہد ہے کہ مسلمان حکومتوں میں ہمیشہ غیر مسلم رعایا بہت آرام و سکون سے زندگی بسر کرتی رہتی ہے۔ دوسروں کے نظریات کو برداشت کرنا اور ان سے احترام سے پیش آنا اسلامی معاشرے کی ایک نمایاں خوبی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

"دین میں جبر نہیں ہے"

(القرآن)

۷۔ احساسِ ذمہ داری:

اجتماعی شعور پیدا کرنے، اسے بیدار رکھنے کے لیے اسلام نے جو اقدامات کیے ہیں ان میں سب سے اہم فرد کو اپنا ذمہ دار بنا لیا ہے۔ انسان اپنے گناہوں کا خود ذمہ دار ہے ارشادِ خداوندی ہے:-

"اور جو کوئی (برا) فعل کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔" (القرآن)

حدیث شریف میں آتا ہے:

"تم سب راعی ہو اور تم سب اپنے ماتحتوں کے بارے میں جوابدہ ہو"

۸۔ جذبہ ایثار:

جذبہ ایثار و قربانی ہمدردی و خیر خواہی اسلامی معاشرہ کا ایک امتیازی وصف ہے اس طرح اسلامی معاشرے میں محبت و شفقت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

CS CamScanner

Date:

نتیجہ:

پاکستانی معاشرے کی تشکیل جدید اسلامی تعلیمات توحید، وحدت نسل انسانی، ہمدردی و تعاون، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، عدل و انصاف، بردباری، رواداری اور وسعتِ نظر، ایثار و قربانی، سادگی، اخوت و مساوات و وضعداری و آداب جیسی اسلامی بنیادوں پر ممکن ہے اس طرح پاکستانی معاشرے میں عوامیت کا رنگ نظر آنے گا اور طبقاتیت ختم ہو جائے گی۔ امیر و غریب، افسر و ماتحت، خلیفہ اور رعایا میں کوئی تفریق باقی نہیں رہے گی اور اسلامی تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔